حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے آٹھ مختلف رسائل اور چھوٹی کتب کا مجموعہ

صاحبزادہ اقتدار احمد خاں نعیمی قادری بدایونی مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

فہرستِ رسائل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

ہمیشہ سے مسلمانوں میں دو جماعتیں رہی ہیں ایک مخلصین کی دوسری منافقین کی مخلصین مذہبی مسلمان مانے جاتے رہے ہیں اور منافقین صرف قومی مسلمان متصوّر ہوتے رہے ہیں ان دونوں جماعتوں میں بہت سے امتیازات رہے ان میں سے ایک خصوصی امتیاز یہ رہا کہ مخلصین کا ہر قول دل کی گہرائیوں سے ہوتا تھا۔ وہ کوئی بات دھوکہ دینے کے لئے نہیں کرتے تھے اسی لئے ان کے ہر کلام کی اسلام میں قدر و منزلت تھی اور منافقین کا طریقہ یہ رہا کہ منہ سے باتیں بہت اچھی کرنا مگر نیت بہت فاسد ہوتی تھی اسی لئے قرآن کریم نے ان باتوں کی بھی تردید فرمائی ہے۔ جو بظاہر بھلی معلوم ہوتی تھیں چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ منافقین آپکی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کرتے ہیں نَشۡهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوۡلُ اللّٰهِ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے

پانچویں یہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی بواسطہ جبرائیل علیہ السلام نہ ہوتی تھی۔ وحی کا بیشتر حصہ وہ ہے جو بلا واسطہ جبرائیل حضور پر القاء ہوتا تھا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى۔
ہمارے محبوب اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے وہ سب وحی الٰہی ہے۔ جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔"

اور ظاہر ہے کہ ہر کلام پر جبرئیل امین وحی لے کر نہ آتے تھے اور فرماتا ہے:
ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى۔
پھر ہمارے محبوب قریب سے قریب تر ہوئے۔ چنانچہ دو کمانوں بیں ہو گئے۔ پھر رب نے اپنے بندے کو جو وحی کی سو کی۔"

ظاہر بات ہے کہ اس قرب خاص کے وقت جو وحی خاص کی گئی ہے۔ وہاں جبرئیل امین کا گمان و خیال بھی نہ پہنچ سکتا تھا۔ ؎

غنچے مَآ اَوْحٰى کے وہ چٹکے دَنٰى کے باغ ہیں
بلبل سدرہ تک ان کی بو سے بھی محرم نہیں

بہر حال یہ ماننا ہی پڑے گا کہ رب العالمین اور محبوب کے درمیان جناب جبرائیل کی آمد و رفت اور وحی کا سلسلہ اجراء قوانین کے لئے ہے نہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے محض علم کے لئے ورنہ پھر جیسے ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں حضور جبرائیل امین کے امتی ہوتے اور جیسے ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ حضور جبرائیل امین کا کلمہ پڑھتے۔

نبی اس مضمون کے دو حصے ہیں ایک اسلام میں نبوت کا درجہ دوسرے اسلام میں نبی کا مقام۔ خیال رہے کہ مدارِ نجات توحید نہیں بلکہ ایمان ہے اور مدار ایمان محبت ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ مدارِ نجات محبت ہے اس کی چند دلیلیں ہیں:۔

ایک یہ کہ شیطان خدا کی ذات وصفات جنت و دوزخ۔ حشر ونشر۔ تقدیر و ملائکہ وغیرہ سب کا قائل تھا۔ مگر نجات نہ پا سکا۔ خود کہتا ہے :

وَ بِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ۔

تیری ہی عزت کی قسم میں ساری اولادِ آدم کو بہکاؤں گا۔ سوا تیرے خلوص والے بندوں کے۔

معلوم ہوا کہ رب کی ذات وصفات سے واقف ہے نیز وہ جانتا ہے کہ مخلص بندے ایسے داؤ سے ماہر ہیں یعنی تقدیر کا قائل ہے اور عرض کیا تھا :

اَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۔

مولا! مجھے اس دن تک مہلت دے جب سب اٹھائے جائیں گے

پتہ لگا کہ قیامت اور احوال قیامت کو جانتا مانتا ہے رب نے فرمایا تھا :

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِمَّنْ تَبِعَكَ :۔

میں تیرے اتباع کرنے والوں سے دوزخ بھر دوں گا۔

پتہ لگا کہ جنت و دوزخ سے بھی خبر دار ہے۔

غرضیکہ سارے ایمانیات کو مانتا ہے۔ انکاری ہے تو نبوت کا۔ لہذا پھٹکار کا مستحق ثابت ہوا۔ نبوت کو توحید کے ساتھ وہی نسبت ہے جو سو یا ہزار کے نوٹ کی تحریر کو اس کے کاغذ کے ساتھ ہے کہ جب نوٹ سرکاری تحریر کے ساتھ ہو تو ایک وقت نہیں بلکہ ہر وقت سو روپیہ قیمت رکھتا ہے لیکن اگر یہ سرکاری تحریر مٹا دی جائے تو صرف کاغذ کی کوئی قیمت نہیں یونہی بازار قیامت میں اسی توحید کی قیمت ہو گی جس پر نبوت کی مہر ہو گی۔

دوسرے یہ کہ کلمہ طیبہ نام ہے کلمہ توحید (وحدانیت کا) مگر اس کے دو جز ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ : پہلے جز میں توحید کا ذکر ہے دوسرے میں نبوت کا۔ خیال تو کرو کہ نام کلمۂ توحید اور اس